

چودھری رحمت علی 16 نومبر 1897 کو مشرقی پنجاب کے ضلع ہوشیار پور کے گاؤں موہراں میں ایک

متوسط زمیندار جناب حاجی شاہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انہوں نے ایک مکتب سے حاصل کی جو ایک عالم دین چلا رہے تھے۔ میٹرک اینگلو سنسکرت ہائی اسکول جالندھر سے کیا۔ 1914 میں مزید تعلیم کے لئے لاہور تشریف لائے انہوں نے اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ 1915 میں اسلامیہ کالج میں بزم شبلی کی بنیاد رکھی کیونکہ وہ مولانا شبلی سے بہت متاثر تھے اور پھراس کے پلیٹ فارم سے 1915 میں تقسیم ہن کا نظریہ پیش کیا۔ 1918 میں ہی اے کرنے کے بعد جناب محمد دین فوق کے اخبار کشمیر گزٹ میں اسسٹنٹ ایڈیٹر کی حیثیت سے اپنے کیئریر کا آغاز کیا۔ 1928 میں اچی سن کالج میں اتالیق مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد انگلستان تشریف لے گئے جہاں کیمبرج اور ڈبلن یونیورسٹیوں سے قانون اور سیاست میں اعلیٰ ڈگریاں حاصل کیں۔ اس طرح 1933 میں انہوں نے لبریشن موومنٹ کے نام سے قائم برصغیر کے طلباء پر مشتمل ایک تنظیم پاکستان نیشنل کی۔ ذہن میں رکھئے گا 1933 میں۔ اسی سال چودھری رحمت علی نے دوسری گول می کانفرنس اب یا کبھی نہیں۔ شائع کیا جس میں Now or Never کے موقع پر اپنا مشہور کتابچہ پہلی مرتبہ لفظ پاکستان استعمال کیا گیا۔ 1935 میں انہوں نے کیمبرج سے ایک ہفت روزہ اخبار نکالا جس کا نام بھی پاکستان تھا۔ چودھری رحمت علی 23 مارچ کو آلاڈیا مسلم لیگ کے چونتیسوی سالانہ اجلاس میں لاہور تشریف لانا چاہتے تھے لیکن چند روز قبل خاکساروں کی فائرنگ کی وجہ سے اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب سکندر حیات نے چودھری رحمت علی کے پنجاب میں داخلے پر پابندی عائد کر دی۔ 29 جنوری 1951 کو وہ نمونیم میں مبتلا ہو کر شدید بیماری کی حالت میں انگلستان کے ایک مقامی نرسنگ ہوم میں داخل ہو گئے لیکن صحت یاب نہ ہو سکے اور 3 فروری 1951 کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ چودھری رحمت علی کا جسدِ خاکی انگلستان کے شہر کیمبرج کے قبرستان میں امانتاً دفن ہے۔ تقریباً 25 سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے شام کا دوسرا بڑا سفر کیا جو حضرت خدیجہ علیہا السلام کے تجارتی قافلہ کے لیے تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایمانداری کی بنا پر اپنے آپ کو ایک اچھا تاجر ثابت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دوسرے لوگوں کا مال تجارت بھی تجارت کی غرض سے لے کر جایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہ خدمات حضرت خدیجہ علیہا السلام کے لیے بھی انجام دیا کرتے تھے۔ اس سفر سے واپسی پر حضرت خدیجہ کے غلام میسرہ نے ان کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایمانداری اور اخلاق کی کچھ باتیں بتائیں۔ انہوں نے جب یہ باتیں اپنے چچا زاد بھائی ورقم بن نوفل کو بتائیں تو ورقم بن نوفل نے کہا کہ جو باتیں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بتائیں ہیں اگر صحیح ہیں تو یہ شخص یقیناً نبی ہیں۔ آپ حضرت محمد آلہ وسلم کے اچھے اخلاق اور ایمانداری سے بہت متاثر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شادی کا پیغام دیا جس کو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت ابوطالب کے مشورے سے قبول کر لیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عمر 25 سال تھی۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام قریش کی مالدار ترین اور معزز ترین خواتین میں سے تھیں۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام سے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چار بیٹیاں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئیں۔ بعض علمائے اہل تشیع کے مطابق حضرت فاطمہ علیہا السلام کے علاوہ باقی بیٹیاں حضرت خدیجہ علیہا السلام کے پہلے خاوند سے تھیں۔